© rasailojaraid.com

تحریر : نشیب نشاوی ترجمہ : ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم
صدر شعبئہ علوم اسلامیہ ہمدرد یونیورسٹی نئی دہلی

المجمع العلمی الھندی اوراس کا آرگن

پروفیسر مختار الدین احمد (سابق) ڈین فیکلٹی آف آرٹس و (سابق) صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے "المجمع العلمی الہندی" کی بنیاد اپنی پیہم کوششوں اور مسلسل جدوجہد کے بعد ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں رکھی۔ ہندوستان میں اس اکیڈمی کی تاسیس کا مطمح نظر وہی ہے جو دمشق میں "مجمع اللغۃ العربیۃ" کا تھا اسی مناسبت سے اکیڈمی کے احوال و کوائف سے روشناس کرانے کے لئے پروفیسر موصوف نے "المجمع العلمی الھندی" کے نام سے ایک مجلّہ جاری فرمایا، اس اکیڈمی کے حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو چاہئے کہ اس کے ہر ممکن بار کو برداشت کرے تا کہ بہر صورت اس اکیڈمی کو مقاصد کی تکمیل میں سہولت ہو۔

اکیڈمی کے دو مقاصد خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

(۱) ہندوستان میں عربی زبان کی نشرواشاعت (۲) اسلامی تہذیب کا عروج وارتقاء

مولانا ابوالحسن ندوی اکیڈمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں!

"من احق المراکز العلمیۃ والثقافیۃ واجدرھا بانشاء المجمع لتوافر الوسائل عندھا ولوجود مکتبۃ من أغنی مکتبات الھند، ولوجود قسم اللغۃ العربیۃ وآدابھا وقسم الدراسات الإسلامیۃ وقسم ثقافیۃ آسیۃ الغربیۃ ....ولان عددا من الاساتذۃ المحققین فی اللغۃ العربیۃ وآدابھا کانت لھم صلات وثیقۃ بھذہ کا العلامۃ عبدالعزیز المیمنی الراجکونی والاستاذ بدرالدین العلوی والاستاذ الدکتور مختار الدین احمد...."

"علمی و ثقافتی مراکز میں "المجمع العلمی الھندی" اپنے وسائل کی فراوانی کی وجہ سے سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ اس کے یہاں ہندوستان کی عظیم ترین (مولانا آزاد) لائبریری ہے عربی اور اسلامی علوم کی نشرواشاعت کا شعبہ ہے ایشیائے غربی کی تہذیب و تمدن اور تعلیم کا مکمل انتظام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے.... اور اسلیئے بھی کہ عربی زبان کے ماہرین اساتذہ کا اس جامعہ سے گہرا تعلق ہے، علامہ عبد العزیز المیمنی راجکوٹی کے شاگرد رشید اور عربی مخطوطات کی شناخت میں ایشیاء کے عظیم ترین محقق ہیں، علمی اور تحقیقی دنیا میں پروفیسر مختار الدین کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ پروفیسر موصوف نے تالیف وترتیب اوڑ اور تحقیق وتدوین میں اپنے مخلص استاذ ڈاکٹر عبد العزیز المیمنی کا طریقۂ کار اختیار کیا اور انہیں کے نقش قدم پر چل کر ہندوستان میں عربی زبان کی گرانقدر خدمات انجام دیں۔

اغراض ومقاصد

المجمع العلمی الھندی اپنے قیام کے وقت سے ہی عربی زبان اور اسلامیات کے قابل قدر ذخیروں کی نشر واشاعت میں مصروف ہے اور ہندوستان اور عالم اسلام کے مابین تعلقات کو مستحکم بنائے ہوئے ہے۔

اکیڈمی کے جنرل سکریٹری پروفیسر مختار الدین احمد اس کے قیام کے وقت اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اکیڈمی کے مجلّہ "المجمع العلمی الھندی" حصہ اول میں فرماتے ہیں:

"المجمع العلمی الھندی" کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہیں"

(۱) ہندوستانیوں میں عربی زبان عام کرنا اور اس کی نشر واشاعت کی طرف دھیان رکھنا۔

(۲) عربی زبان، عربوں کی تاریخ اور ان کے علوم وفنون پر تالیف کا اہتمام کرنا۔

(۳) عربی تالیفات اور مخطوطات کا جدید ترین علمی شکل میں احیاء

(۴) علمائے ہند کے علمی کارناموں اور ان کی اہم تالیفات کے تراجم کی ہمت افزائی۔

(۵) عرب ممالک میں علمی روح پھونکنا اور انہیں فکر وعمل پر ابھارنا۔

ان علمی مقاصد کے حصول کے لئے "المجمع العلمی الھندی" نے ایک مجلّہ کے اجراء کا فیصلہ کیا جس میں وہ اپنے خیالات اور سرگرمیوں کی ایک جھلک پیش کرتا رہے۔ اور اس طرح کے دوسرے ادارے جو عالم اسلام میں موجود ہیں ان کے درمیان مستحکم رابطہ کا کام دے نیز اہل قلم اور ادباء کی صلاحیتوں کی جولانگاہ بھی بن سکے۔

اس بیان کے آخر میں پروفیسر موصوف نے مخلص علماء کو دعوت عام دی کہ وہ اس مجلّہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے رشحاتِ قلم ارسال کر کے ہماری ہمت افزائی کریں اپنی تجاویز اور مشوروں سے نوازیں اور اس اکیڈمی کے اغراض ومقاصد کے حصول میں جو کچھ مدد کر سکتے ہوں اس سے دریغ نہ کریں۔

اس اکیڈمی کے ممبران ہندوستان عالم عرب اور دوسرے ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو دو قسم کے ہیں ایک مجلس عاملہ دوسرے مجلس اعزازی ممبران۔ اعزازی ممبران کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

جمهوريه شام

ڈاکٹر حسنی شیخ	صدر	مجمع اللغة العربية	(دمشق)
ڈاکٹر شاکر الفحام	نائب صدر	مجمع اللغة العربية	(دمشق)
ڈاکٹر عدنان الخطیب	سکریٹری	مجمع اللغة العربية	(دمشق)
ڈاکٹر شکری فیصل	رکن	مجمع اللغة العربية	(دمشق)
استاذ احمد راتب النفاح	رکن	مجمع اللغة العربية	(دمشق)
ڈاکٹر احمد یوسف الحسن	وائس چانسلر	جامعہ حلب	
ڈاکٹر خالد ماغوط	مہتمم	جامعہ حلب	
ڈاکٹر خالد حوریہ	مہتمم	جامعہ حلب	

سعوديه عربية

استاذ حمد الجاسر

جمهوريه عراق

ڈاکٹر عبدالرزاق محی الدین، ڈاکٹر یوسف عزالدین ڈاکٹر علی جواد الطاہر، استاذ کورکیس عواد ڈاکٹر صالح احمد العلی ڈاکٹر حسن علی محفوظ

جمهوريه اردن

ڈاکٹر ناصر الدین اسد

فلسطين

ڈاکٹر احسان عباس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لبنان

ڈاکٹر صلاح الدین المنجد، ڈاکٹر عمر فروخ

مراکش

استاذ عبدالعزیز بن عبداللہ استاذ عبداللہ کنون

کویت

استاذ عبدالستار فراج، محترمہ ڈاکٹر ودیعہ انصاری

اور ان کے علاوہ ایران، ترکی، پاکستان، سوویت روس، برطانیہ، فرانس، ہنگری، اٹلی، ہالینڈ اور جرمنی کے بڑے بڑے ماہرین علوم عربیہ اس اکیڈمی کے ممبر ہیں۔

یہ اکیڈمی مندرجہ ذیل اہم معاونین واعزازی ممبران سے محروم ہو چکی ہے۔

(۱) ڈاکٹر عبدالعزیز المیمنی راجکوٹی متوفی ۱۹۷۸ء۔ (۲) استاذ محمد یوسف البنوری متوفی ۱۹۷۷ء (۳) ڈاکٹر سید محمد یوسف متوفی ۱۹۷۸ء (۴) ڈاکٹر آصف علی اصغر فیضی متوفی ۱۹۸۱ء۔ (۵) ڈاکٹر الحاج عبدالکریم جرمانوس متوفی ۱۹۷۹ء (ہنگری) (۶) استاذ خیر الدین الزرکلی متوفی ۱۹۷۶ء (۷) استاذ عبدالستار فراج متوفی ۱۹۸۰ء (۸) استاذ محمد المبارک ۱۹۸۱ء (۹) ڈاکٹر میشیل خوری متوفی ۱۹۸۰ء۔

"المجمع العلمی الهندی" کا مجلّہ

اس اکیڈمی نے اپنا ایک ششماہی مجلّہ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں جاری کیا اور اپنا شعار (علم الانسان مالم یعلم) بنایا، اس مجلّہ کے مدیر اعلیٰ اکیڈمی کے جنرل سکریٹری پروفیسر مختار الدین احمد ہیں آپ نے اس مجلّہ کے پہلے شمارہ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ / جون ۱۹۷۶ء کا افتتاحیہ لکھا اور اس کا آغاز ڈاکٹر عبدالعزیز المیمنی کے مضمون "ابو عمر الزاهد غلام ثعلب الحفظة اللغوی المحدث" سے کیا۔

مجلّہ کا مقصد ہندوستان میں قدیم عربی ورثہ کا احیاء برصغیر میں علمی خدمات انجام دینے والے علماء کا تعارف، عربی زبان میں تحقیق و تدقیق کرنے والوں کی اعانت اور ادبی اور اسلامی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علوم عربی زبان میں تعلیم دینے کی ہمت افزائی ہے۔ ہندوستان اور عرب ممالک میں تہذیبی روابط کو مستحکم بنانے میں مجلہ کا اہم کردار رہا ہے اور ان ممالک میں اسلامی تہذیب اور عربی زبان وادب میں اس کی گرانقدر خدمات میں بہت سے عربی مخطوطات کا اس نے تعارف کرایا اور اہم تالیفات وتحقیقات کی نشرو اشاعت کی جس کی تشنگی مدت سے عرب ممالک میں محسوس کی جارہی تھی اور تحقیق وتدقیق اور گیرائی وگہرائی کو اس نے اپنا شعار بنایا چاہے ان کا تعلق تعلیم و تعلم سے ہو یا نقد و نظر سے آراء وافکار ہوں یا اشارات وحاشئے ہوں یا کتابوں کا تعارف وتبصرہ ہو۔

ہم یہاں اس آخری شمارہ کی ایک جھلک پیش کریں گے جو ہمیں دستیاب ہوا ہے یہ رجب ۱۳۹۹ھ رجون ۱۹۷۹ء کی چوتھی جلد کا پہلا اور دوسرا مشترکہ شمارہ ہے اور مندرجہ ذیل اقتباسات پر مشتمل ہے۔

(۱) تلخیص کتاب الحیوان لابن باجہ اندلسی ازڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

ڈاکٹر معصومی نے اس کتاب میں ابو بکر محمد بن یحییٰ الصائغ کے ایک نادر رسالے کا تعارف کرایا ہے ابو بکر محمد بن یحیی الصائغ ابن باجہ اور ابن الصائغ فلسفی اندلس کے نام سے مشہور ہیں سرقسط میں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں ۵۲۲ھ ر ۱۱۳۸ء میں وفات پائی اس رسالے کے مقدمے میں ڈاکٹر معصومی لکھتے ہیں:

> یہ رسالہ ارسطو کی کتاب "الحیوان" کے بعض ابواب پر مشتمل ہے اس رسالہ کا مخطوطہ نسخہ بوک ککلشن کے ۲۰۶ نمبر کے تحت ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کی بودلیانا لائبریری سے اس نادر مخطوطہ کا حصول ممکن ہوسکا (صفحہ ۸۹ سے رسالہ کی شروعات ہوتی ہے) یہ رسالہ ان تمام تحریروں پر مشتمل ہے جنہیں ابن باجہ نے تاریخ الحیوانات کے موضوع پر ارسطو کی کتاب کے بعض ابواب کی تشریح میں سپرد قلم کیا ہے ابن باجہ نے لکھا ہے کہ علم الحیوان علم الطبعیۃ کا ایک جزء ہے۔

نفس اس کے اجزاء اور اس کی صلاحیتوں پر گفتگو کو کتاب النفس میں شامل کیا ہے، نفس کے متعلقات اور اس کی طاقتوں جیسے قوت حافظہ، قوت انفعال اور قوت فیصلہ کی بحث اور نفس کی حیثیت سے جسم کے متعلقات نیند بیداری جوانی اور بڑھاپا کے مباحثہ کو کتاب الحس میں بیان کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے، بیماری و تندرستی اور جانوروں کی حرکات کے لئے دو الگ ابواب قائم کئے ہیں۔

مقدمہ کتاب کے صفحہ ۸۳ پر ایک عبارت ہے جس کی ابتداء "ولله العزة والقدرة" سے ہوتی ہے کتاب الحیوان کے بعض مقالات کے سلسلہ میں ابن باجہ کا یہ قول بھی ہے۔

" كل صناعة نظرية فهي مؤتلفة من مباد ومسائل"

ہر صنعت نظری ہے اور اسباب وسائل سے مشترک ہے۔

اور آخری عبارت یہ ہے:

"كل طائر له منقار فلاانسان له ولا شفة ولا منخر ولها اعين وهي تغمص دون شعر ما ثقل جسده من الطيور تغمض الشعر اسفل كالنعامة"

(۲) العربية تواجه العصر في الجاهلية از: ابراہیم سامرائی

اس کتاب میں ڈاکٹر ابراہیم سامرائی نے دور جاہلیت کے تہذیبی گوشوں سے بحث کی ہے، اور ان گوشوں کی جاہلی اشعار میں جستجو کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"فاستقراء ادب العرب في جاهليتهم يدلنا على ان القوم كانت لهم ذخيرة حضارية"

زمانہ جاہلیت میں عربی ادب کی تحقیق و جستجو سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پاس تہذیب و تمدن کا وافر ذخیرہ تھا۔

اس کے بعد دور جاہلیت کی شاعری سے اس کے نمونے پیش کئے ہیں جو اس بات پر واضح دلیل ہیں کہ آسمانی مذاہب سے عرب بخوبی واقف تھے۔ اور ایک ہم ہیں کہ ہمیں اپنی کھیتوں اور باغات سے پوری طرح واقفیت نہیں چہ جائے کہ دوسری تہذیبوں کی طرف رہنمائی حاصل ہو پھر انہوں نے ان جاہلی اشعار میں تہذیب کے فنی مظاہر کا ذکر کیا ہے جس میں دھاری دار چادروں کی صنعت، عراقی منقش کپڑوں، دمشق کے ریشمی کپڑوں اذخر چمڑے کی صنعت اور عطر و شراب کی بوتلوں کا ذکر ہے اسی طرح تہذیب کے تجارتی مظاہر کو بھی انہوں نے پیش کیا ہے اور کشتیوں کا ذکر کیا ہے جو ان کی تجارت کا پتہ دیتی ہیں اور عرب کے بازاروں کا بھی ذکر کیا ہے جو "ذی المجاز" وغیرہ کے ادبی مناظروں ہی تک محدود نہیں تھے۔ اس کے علاوہ اس میں سونے کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیورات بنانے میں ان کی مہارت کا بھی ذکر ہے۔

(۳) بین النویری والمیدانی　　　از ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی

اس مقالہ میں ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی صاحب نے فرمایا ہے کہ نویری نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف نہایۃ الادب کی ابتداء مروجہ امثال کے ذریعہ استدلال سے کی ہے اور اس کے تیسرے حصہ تک یہ بحث جاری ہے چنانچہ انہوں نے مشہور امثال پر ایک باب الگ سے قائم کیا ہے اور یہ ان کی اس جامع تصنیف کے فن ثانی کے دوسرے حصہ میں موجود ہے۔ چنانچہ آپ نے رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین اور صحابہ سے مروی امثال کو نقل کیا ہے تاکہ اس کے بعد عام امثال کا ذکر بھی ہو سکے گرچہ انہوں نے دوسری کتابوں سے بھی بعض امثال نقل کئے ہیں لیکن مندرجہ بالا ابواب میں بطور خاص "العقد الفرید" اور عام طور سے دوسرے ابواب میں میدانی کے مجمع الامثال کا سہارا لیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "ومن الامثال العرب ما نقلته من كتاب الامثال للميدانی"

عربوں کے دوسرے امثال وہ ہیں جنہیں میں نے میدانی کی کتاب "الامثال" سے نقل کیا ہے جو تقریباً ۶ ہزار امثال پر مشتمل ہیں۔ مصنف نے دونوں کتابوں سے استشہاد کیا ہے اور آخر میں کہا ہے:

ان النويری عند نقل الامثال من الميدانی لا يتبعه كمقلد اعمیٰ او ناقل خاتل بل يعمدإلی الامثال والقصص والروايات المنسوخة حولها والاقوال المروية عنها فيهذبها تارة وينقحها تارة اخری ويختصرها طورا ويوجز طوراً آخر آخذا منها ما طاب وصفا تاركاً منها ما كدرو كسد ، علی هذا المنوال انی علی جميع حروف المعجم... وضمنها الجزء الثالث من كتابه النهاية ..... وكذا فان مجموع الأمثال التی اوردها النويری فی كتابه نقلاً من الميدانی يبلغ ٥٩٨ مثلاً.....

نویری نے میدانی سے امثال نقل کرتے وقت کسی اندھے مقلد یا فریبی ناقل کی طرح پیروی نہیں کی ہے بلکہ وہ امثال وواقعات اور ان کے مروی اقوال کو لیتے ہیں اور اسے کبھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تہذیب کرتے ہیں کبھی تنقیح اور کبھی اختصار جو چیزیں اچھی ہوتی ہیں اسے اپنا لیتے ہیں اور جو چیزیں اچھی نہیں ہوتی ہیں اسے چھوڑ دیتے ہیں اس طرح انہوں نے تمام کو مثل حروف تہجی درج کیا ہے نھایۃ الادب کا تیسرا حصہ ان تمام پر حاوی ہے اس طرح سے وہ امثال جنہیں نویری نے میدانی سے نقل کرکے تحریر کیا ہے ان کی تعداد ۵۹۸ تک پہنچ جاتی ہے۔

(۴) نظریة اجمالية على مخطوطة نادرة "عصمة الأنبياء لملا مخدوم الملك"

از: ڈاکٹر عبدالباری

اس کتاب میں ڈاکٹر عبدالباری صاحب نے "عصمة الانبياء" نامی کتاب کے مخطوطہ سے بحث کی ہے یہ کتاب عبداللہ سلطان پوری کی تالیف ہے آپ ملا مخدوم الملک سے مشہور ہیں۔ شہر لاہور کے قریب پنجاب میں ولادت ہوئی، ڈاکٹر موصوف نے لکھا ہے کہ اس کتاب کی تالیف شہنشاہ ہمایوں ۹۳۱۔ ۹۶۳ کے دور میں ہوئی، ڈاکٹر موصوف نے مولف کی زندگی اور ان کے زمانہ کا جائزہ لیا ہے پھر اس کے بعد مخطوطہ سے بحث کی ہے جو پٹنہ شہر کی خدابخش لائبریری میں ۵۶۹ نمبر کے تحت محفوظ ہے اس میں ۱۴۹ اوراق ہیں۔

پھر انہوں نے لکھا ہے کہ "عصمة الأنبياء من الزلل" کے مصنف نے کتاب وسنت کی روشنی میں اپنے موضوع سے بحث کی ہے اور اپنے دور کی فلسفیانہ موشگافیوں سے پہلو تہی کرتے ہوئے اپنے عقائد وخیالات کو قرآن وسنت کے مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے اور یہ کہ مخدوم الملک نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ اصل میں اس طریقہ کار کی توسیع واشاعت ہے جس کی بنیاد علامہ توریشی شارح مصابیح السنۃ للبغوی نے ڈالی تھی اور یہ کہ آپ امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ کے نظریئے سے متاثر ہوئے جن کے بارے میں یہ بات اوپر ~~گذر چکی~~ ہے کہ انہوں نے "عصمة الانبياء" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی لیکن وہ طبع نہ ہوسکی اور اس کا مخطوطہ برلن لائبریری میں ۲۵۲۸ نمبر کے تحت محفوظ ہے۔

کتاب کے درمیانی ابواب میں ڈاکٹر موصوف نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ "مصنف نے قاضی عیاض اور امام قشیری وغیرہ جیسے محققین کی رایوں کو اپنے افکار کی تائید میں پیش کیا ہے پھر انہوں نے کتاب کی تاریخی اہمیت کو واضح کیا ہے اور اس کی طرف اشارہ بھی کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ وہ اس کی تحقیق وترتیب میں لگے ہوئے ہیں اور عنقریب اسے منظر عام پر لائیں گے۔

(۵) فهرسة المخطوطات العربية كمشكلة ادبية

از استاذ رودلف زلهائم انسٹرکٹر معهد الدراسات الشرقية جامعہ فرانکفورٹ

یہ استاذ زلهائم کا ایک لکچر ہے جسے المجمع العلمی الهندی کے مجلہ نے شائع کیا ہے اس میں عربی مخطوطات کی فہرست بنانے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں ان سے بحث کی ہے اور اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کہ بڑے بڑے قابل ذکر مخطوطات کی فہرستیں جو نویں صدی عیسوی میں شائع ہوئیں خاص طور سے برلن کی سرکاری لائبریری میں ولیم اھلوارڈ کی فهرس المخطوطات العربية کی دس جلدوں نے بروکلمن کو ضروری تواریخ، حقائق، موضوعات اور اس کی نادر کتاب کے بڑے حصہ کی تلخیص سے روشناس کرایا اور اسے اپنی طول طویل اور اہم مباحث کے نظام شرح وبسط سے تقویت پہنچائی ہے۔

اور برلن لائبریری کے دستاویزات کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کی ہے جو بنفسہ خدمات انجام دے رہی ہے اور اسی سے بروکلمن نے اپنی وہ تلخیصات اخذ کیے ہیں جس کے بارے میں مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان میں بسا اوقات ناقص اور غلط معلومات بھی شامل ہوگئی ہیں پھر انہوں نے بعض ایسے نکات سے بحث کی ہے جن کے تحلیل و تجزیہ، ترتیب و تالیف اور حذف واضافہ کی عربی مخطوطات کی فہرست بنانے میں ضرورت پڑتی ہے۔

آخر میں مجلہ کے ایڈیٹر رقمطراز ہیں:

> اس مضمون کے لکھنے والے استاذ رودلف زلهائم نے برنامج الفهرسة الكاملة کی پہلی جلد شائع کی ہے اور جرمنی میں موجود مخطوطات کا اسمیں ذکر کیا ہے اور اس بڑی جلد میں ان سے کافی بحث کی ہے۔

المجمع العلمی الهندی کے مجلہ کے موضوعات کی یہ چند جھلکیاں ہیں اس کے چند دیگر مقالات یہ ہیں:

الى الدراسة الاسلامية	از استاذ امتیاز علی عرشی
قصة الارز فی الادب العربی.	از استاذ ابو محفوظ کریم معصومی

© rasailojaraid.com